بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۸ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ، ۲ وفا ۱۳۵۰ش، ۲ جولائی ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۵۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

اُمراء کا یہ فرض ہے کہ وہ انسانی ہمدردی کے طور پر غرباء کی ہر ممکن مدد کریں

اگر کسی کا ہمسایہ فاقہ سے ہو تو اس کیلئے حج کرنے کی نسبت مقدم یہ ہے کہ اسکی ہمدردی اور خبر گیری کرے

"زکوٰۃ کیا ہے؟ تؤخذ من الامراء وترد الی الفقراء۔ امراء سے لے کر فقراء کو دی جاتی ہے۔ اس میں اعلیٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی تھی۔ اس طرح سے باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں۔ امراء پر یہ فرض ہے کہ وہ ادا کریں۔ اگر نہ بھی فرض ہوتی تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا کہ غرباء کی مدد کی جاوے۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ہمسایہ اگر فاقہ مرتا ہو تو پروا نہیں اپنے عیش و آرام سے کام ہے۔ جو بات خدا تعالےٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے میں اس کے بیان کرنے سے نہیں رُک سکتا۔ اگر کسی کا ہمسایہ فاقہ میں ہو تو اس کے لئے شرعاً حج جائز نہیں۔ مقدم ہمدردی اور اس کی خبر گیری ہے کیونکہ حج کے اعمال بعد میں آتے ہیں۔ مگر آج کل عبادات کی اصل غرض اور مقصد کو ہرگز مد نظر نہیں رکھا جاتا بلکہ عبادات کو رسوم کے رنگ میں ادا کیا جاتا ہے اور وہ نری رسمیں ہی رہ گئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لوگوں میں حاجیوں کے متعلق بدظنیاں پیدا ہو گئی ہیں......

حج میں قبولیت کیونکر ہو جبکہ گردن پر بہت سے حقوق العباد ہوتے ہیں۔ ان کو پہلے ادا کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قد افلح من زکّٰھا۔ فلاح نہیں ہوتی جب تک نفس کو پاک نہ کرے اور نفس تب ہی پاک ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے احکام کی عزّت اور ادب کرے اور اُن راہوں سے بچے جو دوسرے کے آزار اور دُکھ کا موجب ہوتی ہیں۔ انسان میں ہمدردی اعلیٰ درجہ کا جوہر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لن تنالوا البر حتّٰی تنفقوا ممّا تحبّون۔ یعنی تم ہرگز ہرگز اس نیکی کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک اپنی پیاری چیزوں کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صـ ۱۸-۱۹)

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال گھوڑا گلی (مری ہلز) میں تشریف رکھتے ہیں۔ حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ کبھی کبھی دوران سر کی شکایت ہو جاتی ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے اور مہمات دینیہ میں حضور کو غیر معمولی کامیابی بخشے۔ آمین۔

ربوہ یکم وفا حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"گلے میں درد اور نزلہ کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے"

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی صحت کے متعلق راولپنڈی سے آمدہ تازہ اطلاع یہ ہے کہ کل صبح اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخار اُتر گیا۔ درد بھی اب نہیں ہے البتہ یرقان کی تکلیف کا ایک حصہ باقی ہے۔ اصل مرض کی تاحال پوری تشخیص نہیں ہو سکی ابھی مختلف ٹیسٹ ہو رہے ہیں۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

فضل عمر درس القرآن کلاس کی طالبات کیلئے اعلان

یہ کلاس انشاء اللہ ۵ جولائی سے ۵ اگست تک جاری رہیگی۔ اس کلاس میں داخلہ کے لئے طالبات کے لئے فارم چھپوائے گئے ہیں آنے والی طالبات وہ فارم پُر کر کے بھجوا دیں نیز ہر جگہ سے آنے والی طالبات کی تعداد اور پہنچنے کے وقت سے لجنات مطلع کریں تا ان کی رہائش کا انتظام کیا جا سکے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

یکم وفا سے ربوہ کے تعلیمی اداروں میں موسم گرما کی تعطیلات شروع ہو گئی ہیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

یہ خبر خوشی کے ساتھ سُنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایم۔ اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو ۲۹ احسان (۲۹ جون ۱۹۷۱ء) کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔

نومولود حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کا پوتا حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا نواسہ اور محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ کا بھانجہ ہے

ادارہ الفضل اس مبارک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا حضرت مرزا عزیز احمد صاحب۔ حضرت بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر تمام افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے لمبی صالح اور بااقبال زندگی دے اور اسے والدین اور جماعت کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲ر وفا ۱۳۵۰ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی معاشرہ کا ایک اہم اور بنیادی پہلو

اورینٹل کالج لاہور کے سابق پرنسپل محترم ڈاکٹر سید عبداللہ نے ۲۴ر جون ۱۹۷۱ء کو میونسپل ڈگری کالج اوکاڑہ کے جلسۂ تقسیم اسناد میں خطبہ پڑھتے ہوئے فارغ التحصیل طلباء کو جہاں اور بہت سی قیمتی نصائح فرمائیں وہاں انہیں اسلامی معاشرہ کے ایک اہم اور بنیادی پہلو کی طرف بھی بہت احسن پیرایہ میں توجہ دلائی۔ وہ پہلو اپنے علاوہ دوسروں کے وجود کو بھی تسلیم کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

"زندگی کو خدا کا عطیہ سمجھنا اور اس کے عظیم مقصد سے آگاہ ہونا اور اس مقصد یعنی فوز و فلاح کے لئے اپنے علاوہ دوسروں کو بھی تسلیم کر لینا ایک عمدہ معاشرہ کے لئے ازبس ضروری ہے اور آپ کے لئے تو (بحیثیت مسلمان۔ ناقل) قطعاً ناگزیر ہے۔

اچھی طرح ذہن نشین رکھئے! باہم ٹکراؤ کا عقیدہ خدا سے مایوسی کی پیداوار ہے اور جبر و استبداد اور انارکی کا پھل لاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ جتھے بنا کر دوسروں کو پیس ڈالیں مگر گمان غالب یہ ہے کہ گھن کے مانند آپ خود بھی پس جائیں گے۔

آپ ایسے عقیدوں سے بچیں۔ اپنے خدا پر یقین رکھیں، نیک نتیجوں کے لئے سعی و عمل کو ضروری سمجھیں اور تنازع للبقاء کے لئے محنت کے ساتھ ساتھ محبت کی پکار سے بھی کام لیں اور اپنی خوشی کو دوسروں کی خوشی کے ساتھ لازم و ملزوم سمجھیں" (روزنامہ مشرق لاہور ۲۷ر جون ۱۹۷۱ء صـ۳)

اسلامی معاشرہ کا یہ پہلو دنیا میں امن اور صلح و آشتی قائم کرنے اور اسے حقیقی خوشی اور خوش حالی کا گہوارہ بنانے کے حق میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ دوسروں کے وجود کو تسلیم نہ کرنے سے ظلم کا دروازہ کھلتا ہے اور امن برباد ہوتا ہے۔ آج سے چودہ سو سال قبل مکہ کی وادی کا امن اسی لئے برباد ہوا تھا کہ کفار مکہ اور بالخصوص صنادید قریش نے مسلمانوں کی مٹھی بھر جماعت کے وجود کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مسلمانوں پر انسانیت سوز مظالم ڈھانے اور عرصۂ حیات تنگ کرنے پر تل گئے۔ انہوں نے غریب بے کس اور بے بس مسلمانوں پر ایسے مظالم ڈھائے کہ جن کا تصور کر کے آج بھی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جب انہوں نے دیکھا کہ اخلاص و وفا کے یہ پتلے کسی طرح بھی ہار ماننے والے نہیں ہیں تو انہوں نے مسلمانوں کی مٹھی بھر جماعت پر عرصۂ حیات تنگ کرنے اور انہیں زندہ درگور بنانے کیلئے انہیں شعب ابی طالب میں دھکیل کر اس کی ناکہ بندی کر لی اور اس کوشش میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی کہ کھانے پینے کی کوئی چیز ان تک نہ پہنچ سکے اور وہ بھوک اور پیاس کی شدت سے تڑپ تڑپ کر جان دے دیں اور سارے کے سارے ہی ہلاک ہو جائیں۔ کفار مکہ سے یہ دہشت و بربریت کیوں ظہور میں آئی محض اس لئے کہ انہوں نے اپنے علاوہ دوسروں (یعنی مٹھی بھر مسلمانوں) کے وجود کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا بے شک اپنے جتھے اور اپنی اکثریت کے نشہ میں انہوں نے دہشت و بربریت کا مظاہرہ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی لیکن اس ظلم کا کیا انجام ہوا؟ تاریخ شاہد ہے کہ ظلم کی اُس چکّی میں جو انہوں نے مسلمانوں کے لئے تیار کی تھی وہ خود پس کر رہ گئے۔ الغرض دوسروں کے وجود کو تسلیم نہ کرنا دراصل فتنہ و فساد کی بنیاد ڈالنے اور امن کو برباد کرنے کے مترادف ہے۔ اور فتنہ و فساد کی یہ آگ انجام کار خود آگ بھڑکانے والوں کو ہی اپنی لپیٹ میں لے کر انہیں بھسم کر دیتی ہے۔ تاریخ اس کی مثالوں سے بھری پڑی ہے لیکن انسان پھر بھی ان مثالوں سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا۔ اور جب بھی امتحان کا موقع آتا ہے تو وہ ظلم کی راہ اختیار کر کے اس میں فیل ہو جاتا ہے۔

اسلام نے دُنیا میں جس صلح و آشتی اور محبت و اخوت کے آئینہ دار مثالی معاشرہ کی بنیاد ڈالی ہے اس میں دوسروں کے وجود کو تسلیم کرنے اور ظلم و زیادتی سے بہر طور دستکش رہنے پر خاص زور دیا گیا ہے۔ اور اسلامی معاشرہ کی یہی وہ امتیازی خوبی ہے جس کی طرف محترم ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب نے اپنے خطبۂ اسناد میں نوجوان طلباء کو نہایت زوردار الفاظ میں توجہ دلائی ہے اور بڑے درد کے ساتھ یہاں تک فرمایا ہے کہ:

"میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں یہ آپ کے حلق سے نہیں اترے گا کیونکہ آپ مغربی فلسفوں اور مغربی اداروں سے مرعوب ہیں اور مرعوب کیوں نہ ہوں جب کہ آپ کی ساری تعلیم از الف تا یٰ آپ کے یقین کی دیواروں کو گرا چکی ہے مگر پھر بھی میں یہ کہتا جاؤں گا کیونکہ یہ آپ کے حق میں مفید ہے۔"

اسلام نے جس مثالی معاشرہ کی بنیاد ڈالی ہے اسے ظلم سے پاک رکھنے کے سلسلہ میں اسلام نے بہت تفصیلی اور واضح ہدایات دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ظالموں کے بُرے انجام کا بار بار ذکر کر کے مسلمانوں کو ظلم کی راہ کبھی اختیار نہ کرنے کی پُرزور تلقین فرمائی ہے کبھی فرماتا ہے وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ (آل عمران ۱۴۱) یعنی اللہ ظالموں سے محبت نہیں رکھتا۔ کبھی ارشاد ہوتا ہے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ (اعراف آیت ۴۵) یعنی ظالموں پر خدا کی لعنت ہو۔ اور کبھی خبردار فرماتا ہے کہ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (المؤمنون ۴۲) کہ ظالم قوموں کے لئے خدا کی رحمت سے دُوری ہی دُوری ہے۔ اگر دیکھا جائے تو قرآن مجید ظالموں کے اسی دنیا میں عبرتناک انجام اور آخرت میں ان کو ملنے والے دردناک عذاب کے ذکر سے بھرا پڑا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ میں ظالموں اور مفسدوں کے بالمقابل اپنے ایسے بندوں کا ذکر کیا ہے کہ جو دوسروں پر شفقت اور احسان کا سلوک کرنے میں اپنی جان تک دے دیتے ہیں اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اپنے ایسے مخلص اور ایثار پیشہ بندوں پر بہت ہی شفقت کرنے والا ہے (البقرہ آیات ۲۰۵ تا ۲۰۸) ظلم اور فساد کی مضرت کو واضح کرنے کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ نے دوسروں کے ساتھ شفقت اور احسان کا سلوک رکھنے پر اتنا زور اسی لئے دیا ہے کہ انسان اپنے جتھے اور اکثریت کے نشہ میں سرشار ہو کر ظلم کی راہ اختیار کرنے پر بہت جلد اُتر آتا ہے۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو اسلامی معاشرہ کو ہر طرح ظلم سے پاک رکھنے کی طرف نہایت حکیمانہ انداز میں توجہ دلائی ہے۔ اور اسلامی معاشرہ کی یہی وہ امتیازی خوبی ہے جس پر ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب نے اپنے خطبۂ اسناد میں روشنی ڈال کر نوجوان طلباء کو اس امتیازی خوبی کو اپنانے کی پُرزور تلقین فرمائی ہے اور یہاں تک کہا ہے کہ مغربی تہذیب کے زیر اثر اگر طلباء ان کی اس نصیحت پر کان نہ بھی دھریں تو بھی وہ اس نصیحت کو بار بار اس امید پر دہراتے چلے جائیں گے کہ ؎ شاید کہ ترے دل میں اتر جائے مری بات

ظلم اور فساد سے بہر طور بچنے کی اس قرآنی ہدایت کے پیش نظر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی مسلمانوں کو دوسروں کے وجود کو تسلیم کرنے کی کچھ کم تلقین نہیں فرمائی۔ اس بارہ میں اس کثرت سے احادیث ملتی ہیں کہ فی الوقت ان سب پر روشنی ڈالنا ممکن نہیں ہے۔ تاہم مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر چند ایک احادیث کی طرف اشارہ کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک اہل کتاب قوم کی طرف تبلیغ اسلام کی غرض سے بھیجا۔ آپ نے انہیں نصیحت فرمائی کہ اے معاذ تُو ایک اہل کتاب قوم کی طرف جا رہا ہے پس ان کو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی دعوت دے اگر مان جائیں تو ان کو یہ بتا کہ تم پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں پھر جب یہ مان لیں تو انہیں بتا کہ اللہ نے تم پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو مالداروں سے لے کر فقراء کو دی جائے گی۔ اگر انہوں نے تیری یہ بات بھی مان لی تو تُو ان کے عمدہ مالوں سے احتراز کر اور مظلوم کی بددعا سے خوف رکھ کیونکہ اُس کی پکار اور اللہ میں کچھ پردہ نہیں (بخاری و مسلم)

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں بھی جہاں اور بہت سی وصیتیں فرمائیں وہاں ساتھ ہی مسلمانوں کو ظلم کی راہ اختیار کرنے سے سختی سے منع فرمایا۔ چنانچہ فرمایا سنو! اللہ نے تم پر تمہارے بھائیوں کے خون اور مال حرام کر دیئے ہیں مثل حرمت اس روز کے اس شہر میں اور اس مہینے میں۔ پھر فرمایا کیا میں نے تم سب تک پہنچا دیا؟ صحابہؓ نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا اے اللہ گواہ رہیو۔ پھر صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں نہ کاٹنے لگ جانا۔

الغرض دوسروں کے وجود کو تسلیم کرنا اور ظلم اور زیادتی اور فساد سے کلّی طور پر مجتنب رہتے ہوئے دوسروں کے ساتھ شفقت اور احسان کا سلوک روا رکھنا اسلامی معاشرہ کا ایک اہم اور بنیادی پہلو ہے۔ آج اس مثالی معاشرہ کو دنیا میں قائم کرنا جماعت احمدیہ کی ذمہ داری ہے اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو نہایت درجہ تاکید کے رنگ میں تلقین فرمائی ہے کہ

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دُکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

آئندہ سال حکومت کی آمدنی ۱۰ ارب ۷۷ کروڑ اور خرچ ۹ ارب ۲۷ کروڑ روپے ہوگا

محاصل کے بجٹ میں ۸۶ کروڑ روپے کی بچت ۰ دفاع پر ساڑھے تین ارب روپے خرچ ہونگے

آئندہ مالی سال کا بجٹ پیش کرتے ہوئے جناب ایم ایم احمد کی اہم تقریر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راولپنڈی ۲۶ رجون۔ صدر کے اقتصادی مشیر نے آئندہ مالی سال کے لئے مرکزی بجٹ کا اعلان کر دیا جس میں محاصل کی مد سے ۱۰ ارب ۷۷ کروڑ ۴۳ لاکھ روپے آمدنی دکھائی گئی ہے۔ جبکہ آئندہ سال اخراجات کا تخمینہ ۶ ارب ۲۷ کروڑ ۵۳ لاکھ روپے لگایا گیا ہے اسکے علاوہ صوبائی حکومتوں کی امداد میں ایک ارب ۶۳ کروڑ ۳۱ لاکھ روپے کا اضافہ کیا گیا ہے اس طرح محاصل کے بجٹ میں ۸۶ کروڑ ۱۵ لاکھ روپے کی بچت دکھائی گئی ہے۔ ترقیاتی پروگرام کی تکمیل کے لئے زائد وسائل کی فراہمی کے لئے متعدد ٹیکسوں کی شرح میں ردو بدل کیا گیا ہے۔

جناب ایم ایم احمد کی تقریر کا متن درج ذیل ہے

میں قوم کے سامنے ۷۲-۱۹۷۱ء کے مالی سال کی بابت مرکزی بجٹ پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔ یہ بجٹ غیر معمولی ناساعد حالات میں مرتب کیا گیا ہے ہم ایک ایسے ترقی پذیر ملک کی حیثیت سے جو خود کفیل ہونے کے لئے کوشاں ہے وسائل کے سلسلے میں آجکل بعض مجبوریوں سے دوچار ہیں چنانچہ بجٹ کی بنیاد انہی مجبوریوں کے واضح احساس پر رکھی گئی ہے اس بجٹ میں کوشش کی گئی ہے کہ ایسے تقاضوں کو پورا کیا جائے جو ہمیں عدل پر مبنی معاشرہ کی منزل پر پہنچائیں۔ ہمیں اپنی معیشت کی پیداواری قوتوں کو بحال رکھنے کے ساتھ ساتھ بیشمار افراد کی مشکلات دور کرنے کے لئے فوری عمل کرنا ہوگا۔ ہمیں اقتصادی اور معاشرتی پالیسیوں کے ڈھانچے میں نمایاں تبدیلیاں بھی کرنا ہونگی۔ چنانچہ یہ بجٹ ایک جانب ان مجبوریوں کی عکاسی کرتا ہے۔ جن کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ پالیسیاں مرتب کرنا ہونگی اور دوسری جانب اس کے ذریعے ہمارے بعض فوری توجہ طلب مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے ضروری اقدامات کرنے کی کوشش بھی کی گئی ہے۔

ان مسائل میں سرفہرست وہ مسئلہ ہے جو ملک کو اپنی تاریخ میں پیش آنے والے بدترین سیاسی بحران کے اقتصادی نتائج کی صورت میں رونما ہوا ہے۔ ایک مرحلہ پر تو تفرقہ پیدا کرنے والے عناصر اتنے طاقتور ہو گئے تھے کہ انہوں نے پاکستان کے بنیادی نصب العین اور نظریہ ہی کو چیلنج کر دیا تھا۔ بہرحال ہم صدر پاکستان اور اپنی مسلح افواج کے بڑے ممنون ہیں کہ انہوں نے ملک کی یکجہتی اور سالمیت کو برقرار رکھا۔ اس کے ساتھ ہمیں مشرقی پاکستان میں جان و مال کے نقصان کا دلی افسوس ہے۔ پاکستان اس آزاد قوم کے ہر شہری کیلئے ایک مقدس امانت ہے ہمیں اس کی بنیادوں کی از سر نو تعمیر کرنی چاہیئے اور دس کروڑ افراد کو دوبارہ ایک متحد اور مستحکم قوم بنانا چاہیئے جو بیرونی جارحیت اور اندرونی تخریب کاری سے اپنے آپ کو بچانے کیلئے ہمیشہ تیار ہے۔

گذشتہ واقعات نے ملک کی معیشت پر طویل اور تاریک اثرات چھوڑے ہیں۔ مشرقی پاکستان میں تو تجارتی سرگرمیاں مارچ کے شروع ہی سے تقریباً مکمل طور پر معطل ہو کر رہ گئی تھیں اور یہ تعطل بھی اس وقت شروع ہوا جب ملک پر پہلے ہی یکے بعد دیگرے قدرتی آفات نازل ہو چکی تھیں۔ ایک طرف تو ملک کے دونوں حصوں میں زراعت کو ناساعد قدرتی حالات کا سامنا کرنا پڑا اور دوسری طرف انسانی جھگڑوں نے صنعتی پیداوار کو آگے نہیں بڑھنے دیا۔ مشرقی پاکستان کی زرعی پیداوار کو سیلابوں اور سمندری طوفانوں نے زبردست نقصان پہنچایا جس کی شدت اور تباہ کاری کی مثال نہیں ملتی۔ دوسری طرف مغربی پاکستان کو بارشوں میں تاخیر اور نہری پانی کی مقدار گھٹ جانے کی وجہ سے پانی کی کمی کا سامنا کرنا پڑا۔ مزدوروں میں بے چینی، ہڑتالوں اور مارچ میں مشرقی پاکستان میں کارخانوں کے بند ہو جانے کے باعث صنعتی پیداوار کو زبردست نقصان پہنچا نتیجہ یہ ہوا کہ مصنوعات کے شعبہ میں پیداوار میں اضافہ کی شرح ۲½ فیصد سے بھی کم ہو گئی جبکہ اسکے مقابلے میں پچھلے دس سالوں کی بیشتر مدت میں یہ شرح آٹھ دس فیصد کے درمیان تھی چنانچہ پاکستان میں پیداوار میں اضافہ کی شرح پچھلے دس سالوں میں پہلی بار آبادی میں اضافہ کی شرح سے کم رہی۔

پچھلے آٹھ مہینوں کے دوران برآمدات کا مجموعی رجحان صحت مند رہا۔ جو ہماری پیداوار میں اضافہ کی ۵ء۸ فیصد مقررہ حد سے ہم آہنگ تھا۔ لیکن مارچ کے بعد مشرقی پاکستان میں برآمدات عملاً معطل ہو کر رہ گئیں۔ مئی اور جون میں بعض برآمدی سرگرمیوں کی بحالی کے باوجود موجودہ سال کے دوران مشرقی پاکستان کی برآمدات میں ۲۳ فی صد کمی واقع ہونے کا امکان ہے البتہ یہ کمی مغربی پاکستان کی برآمدات میں تقریباً ۱۲ فیصد کے تیز رفتار اضافہ سے پوری ہو جائے گی۔ برآمدات میں یہ کمی براہ راست زرمبادلہ کے محفوظ ذخائر کے نقصان میں نظر آتی ہے۔ مالی سال کے دوران ان ذخائر میں تقریباً ۲۰ کروڑ روپے کی کمی ہوئی

مشرقی پاکستان میں اقتصادی زندگی میں انتشار اور مغربی پاکستان میں اقتصادی سرگرمی میں کمی واقع ہونے کی وجہ سے ریونیو کی وصولی بھی بری طرح متاثر ہوئی ۷۱-۱۹۷۰ء کے بجٹ میں کل ریونیو وصولیوں کا تخمینہ ۱۰۳ء۷ کروڑ روپے لگایا گیا تھا اس میں جنوری ۱۹۷۱ء میں لگائے جانے والے ضمنی ٹیکسوں کا حصہ شامل تھا اسکے برخلاف نظر ثانی شدہ تخمینہ جات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وصولیاں ۹۴۳ء۸ کروڑ روپے ہونگی۔ جس سے ۹۴ء۶ کروڑ روپے کی کمی ظاہر ہوتی ہے۔ دوسری جانب ترقیاتی اخراجات ۵۲۱ء۶ کروڑ روپے کی تخمینہ شدہ حد سے بڑھ کر ۵۷۱ء۸ کروڑ روپے تک پہنچ گئے اس کے خاص اسباب یہ ہیں کہ مشرقی پاکستان میں سیلاب اور طوفان زدگان کیلئے امداد کا انتظام کیا گیا۔ دفاعی اخراجات میں اضافہ ہوا اور ہندوستان کی طرف سے دونوں بازوؤں کے درمیان پروازوں کی یکطرفہ تنسیخ کے بعد پی آئی اے کے ذریعہ کئے جانے والے سفر کے لئے اور زیادہ سرکاری امداد دی گئی ریونیو میں کمی اور اخراجات میں اضافہ کی وجہ سے اقتصادی ترقی کیلئے وسائل میں کمی ہو گئی۔ اب یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کی تکمیل پر ۴۹۸ء۶ کروڑ روپے کی بجائے ۵۰۳ کروڑ روپے کے لگ بھگ صرف ہوں گے اسکے علاوہ سال کے دوران خسارہ کی مالیات ۷۰ کروڑ روپے کے سابقہ بجٹ تخمینہ کی بجائے مجموعی طور پر ۱۵۵ کروڑ روپے ہوگی جو کہ افراط زر کے دباؤ کا سبب بنے گی سرکاری سرمایہ کاری میں اس شدید کمی اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نجی سرمایہ کاری میں عملاً تعطل دونوں کی وجہ سے ہماری قومی آمدنی کی نسبت سے جاری سرمایہ کاری کی سطح میں مزید کمی واقع ہوئی ہے قومی آمدنی کے تناسب سے سرمایہ کاری جو بڑھ کر ۶۵-۱۹۶۴ء میں ۱۰ء۳ فیصد تک پہنچ گئی تھی اور کم ہو کر ۶۷-۱۹۶۶ء میں ۷ء۵ فیصد رہ گئی تھی پس سال رواں میں ۱۳ فی صد سے بھی کم رہ گئی ہے جس کے نتیجہ میں روزگار اور آئندہ پیداوار پر مضر اثرات پڑنے کا احتمال ہے۔ ان اعداد و شمار سے گو اس دشوار اقتصادی مرحلہ کا اظہار ہوتا ہے جس سے ملک دوچار رہا تاہم اس سے ہمیں مایوس نہ ہونا چاہیئے ہماری معیشت اب بھی بنیادی طور مستحکم ہے آج ہم جس بحران سے دوچار ہیں وہ ایسے غیر معمولی اور خاص حالات کی پیداوار ہے جو یقیناً بدلیں گے۔ ہمارے ملک میں صنعتی استعداد کا ذخیرہ ہے جو کافی سرعت کیساتھ پیداوار بڑھانے کے لئے کام میں لائی جاسکتی ہے ہم نے اپنے روایتی زرعی شعبہ کے ایک حصہ کو جدید ترقی پذیر قوت میں تبدیل کر دیا ہے اب زراعت میں مفید تبدیلیوں اور نئے خیالات کو بروئے کار لانے کی صلاحیت پہلے سے کہیں زیادہ پیدا ہو چکی ہے۔ ملک میں صنعتی مہارت رکھنے والا طبقہ بڑھتا جارہا ہے جو نئی سرمایہ کاری اختیار کرنے اور جدید طریقوں پر عمل کرنے کی آمادگی اور صلاحیت رکھتا ہے۔ ہمارے پاس فنی طور پر سند یافتہ اور تربیت یافتہ افراد کی روز افزوں تعداد ہے جو ملک کی ترقی میں پوری طرح اپنا کردار ادا کرنے کے لئے تیار ہیں اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ ہم ایک ایسی قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس نے ہر چیلنج کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرنے کا متعدد بار ثبوت دیا ہے یہی مستقبل کے لئے ہماری امید ہے اور یہی وہ ضروری سرمایہ ہے۔ جس کی بنیاد پر ہمیں ایک مستحکم اور خوشحال معیشت تعمیر کرنی ہے ہم اپنی موجودہ مشکلات کی شدت اور وسعت سے اگرچہ چشم پوشی نہیں کر سکتے تاہم ہمیں محض اس وجہ سے مایوس ہو کر نہیں بیٹھنا چاہیئے کہ ہم ایک مشکل صورت حال سے دوچار ہیں۔

اپنی بعض مشکلات دور کرنے کیلئے متعدد اقدامات پہلے ہی ہو چکے ہیں۔ طوفان زدہ علاقوں کے لئے مزید وسائل حاصل کرنے کی غرض سے جنوری میں ۶ کروڑ روپے سے زیادہ کے نئے ٹیکس لگائے گئے۔ اس کے بعد جب مشرقی پاکستان میں ٹیکسوں کی وصولیابی میں رکاوٹیں پیدا ہوئیں تو صوبوں کو دی جانے والی مرکزی امداد میں فیصلہ کن کمی کر دی گئی تاکہ خسارے کی مالیات کے مزید رجحان کو روکا جائے درآمدی پالیسی کو جہاز رانی کی مدت کے وسط میں تبدیل کرنے کے لئے اپریل ۱۹۷۱ء میں ایک ہنگامی اقدام کیا گیا۔ جن درآمدات کے لئے نقد لائسنس جاری کئے جاتے تھے ان سب کو نقد بونس واجرت پر منتقل کر دیا گیا مشرقی پاکستان کے لئے کچھ مستثنیات کے ساتھ نقد بونس معطل کر دی گئی سامان تعیش کی درآمدات روک دی گئیں تاکہ لازمی خام اشیاء کی درآمد کی گنجائش نکل سکے۔ اسکے ساتھ قرضہ کے انتظامات کے سلسلے میں اپنی مالی ذمہ داریوں کے متعلق جو ہمارے نقد زرمبادلہ کے وسائل پر اہم حق رکھتی ہیں۔ کچھ بوجھ کم کرنے کیلئے اقدام شروع کیا گیا

۱۳ رجون میں ہم ایک اور سخت اقدام کرنے پر مجبور ہو گئے روپے ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ۱۰۰ روپے کے بنک نوٹ ۸ رجون ۱۹۷۱ء کو منسوخ کر دیئے گئے۔ یہ اقدام مشرقی پاکستان میں کرنسی کو لوٹے جانے کی وجہ سے ضروری تھا۔ اگر معیشت میں نئی کرنسی داخل ہو جاتی تو قیمتوں کی صورت حال خراب ہو جاتی اور افراطِ زر کا دباؤ بڑھ جاتا۔ پھر اس کرنسی کو پاکستان میں تخریب کاری اور اقتصادی سرگرمی میں انتشار پھیلانے کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا تھا۔ مجھے یہ کہتے ہوئے مسرت ہوتی ہے کہ یہ کارروائی جس میں ملک بھر کے عوام نے بھرپور تعاون کیا۔ بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچی اس کی وجہ سے تقریباً ۹۰ کروڑ روپے کے نوٹ نہ جمع کئے جانے کے نتیجہ میں معیشت میں کرنسی کے زیادہ پھیلاؤ میں کمی ہو گئی۔ اس کے علاوہ اس سے ایسی بڑی رقوم بھی منظر عام پر آ گئیں جن پر ٹیکس ادا نہیں کیا گیا تھا اس سے کرنسی کے غیر قانونی لین دین کی بھی حوصلہ شکنی ہوئی۔

حکومت نے اس مقصد کے پیش نظر کہ عوام کو کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے اور کاروباری سرگرمیاں بند نہ ہوں پہلے ہی حکم دے دیا ہے کہ ۹۰۰ روپے تک جمع شدہ رقمیں ادا کر دی جائیں۔ ایک لاکھ روپے تک کی جمع شدہ رقوم کی واپسی سے متعلق فیصلوں کے الگ اعلانات کئے جا رہے ہیں جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے پچاس روپے والے نوٹ منسوخ کرنے یا ایسا کوئی اور اقدام کرنے کا ارادہ نہیں جس کا بنکوں کے ڈیپازٹ یا سونے پر اثر پڑے۔ مستقبل قریب میں سو سو روپے کے نوٹوں کے نئے سلسلے جاری کئے جائیں گے۔ جن کا اپنا علیحدہ ڈیزائن ہو گا۔ مندرجہ بالا اقدامات سے اقتصادی بحران کے اثرات کو کم کرنے میں مدد ملی ہے۔ اب ہمیں ایسی ہی طرز پر پالیسیاں مرتب کرنے کی ضرورت ہو گی۔ جس سے معیشت کی صحت بحال ہو جانے کے ساتھ ہی اس بات کی ضرورت ہے کہ معیشت کی تعمیر نو میں پوری قوم شریک ہو۔ اس نئی حکمت عملی کا بنیادی اصول ترقیاتی کاموں میں خود کفالت اور انتہائی کفایت شعاری ہونا چاہیئے۔

آج جب کہ بعض امداد دینے والے ممالک مزید امداد دینے سے ہچکچا رہے ہیں۔ ہمیں خود کفالت کی قطعی ضرورت ہے اس سے پہلے کبھی نہیں تھی۔ ان ملکوں کا یہ رویہ جس حد تک ہماری اندرونی سیاسی صورت حال پر اثر انداز ہونے کی کوشش ہے۔ اس حد تک یہ رویہ خود ان کے اس نظریئے کی نفی کرتا ہے کہ ترقی پذیر ملکوں کو امداد بغیر کسی سیاسی شرط کے دی جاتی ہے درحقیقت ہمیں بحیثیت قوم ایک ایسی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ جہاں ہم بغیر امداد کے رہ سکیں۔ ہم نے پہلے ہی بعض نازک شعبوں میں بیرونی امداد پر انحصار کم کر دیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ قوم ملک کی سالمیت کے تحفظ کے لئے اور اپنی ترقیاتی کوششوں کو برقرار رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہو گی۔

خود کفالت کے ذریعہ ترقی کی منزل تک پہنچنے کے لئے ضروری ہو گا کہ وسیع قومی پیمانہ پر پیداوار میں اضافہ اور برآمدات میں اضافہ کی کوشش کریں۔ مستقبل قریب میں اہم ترین کام مشرقی پاکستان میں اقتصادی سرگرمی کو بحال کرنے کا ہے۔ چٹاگانگ اور چالنا کی بندرگاہوں میں کام شروع ہو چکا ہے۔ صوبے بھر میں ریلوے اور سڑکوں کے ذریعے نقل و حمل کو بحال کیا جا رہا ہے اور دریائی ذرائع نقل و حمل کی سہولتوں میں تیزی سے اضافہ کیا جا رہا ہے تاکہ ریل اور سڑکوں کے ذرائع آمد و رفت میں جو جزوی طور پر خلل پڑا ہے اس کمی کو پورا کیا جا سکے۔ غلہ کی نقل و حمل اور اس کی تقسیم کو اولین ترجیح دی جا رہی ہے ساتھ ہی ساتھ خصوصی مصیبت زدہ علاقوں میں اقوام متحدہ کے تعاون سے وسیع امدادی پروگرام شروع کیا جا رہا ہے۔ امن و امان کی بحالی کے ساتھ مزدور اپنی فیکٹریوں میں واپس آ رہے ہیں صنعتی پیداوار اور برآمدات کا آغاز ہو چکا ہے۔ البتہ اقتصادی سرگرمی کو معمول پر لانے کے لئے ابھی چند ماہ لگیں گے اس عمل کو تیز تر کرنے کے لئے بعض اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ جن میں ذرائع نقل و حمل اور مواصلات کی بحالی کا مربوط پروگرام اور تجارت و صنعت کے لئے قرضہ کی بہتر سہولتیں مہیا کرنا شامل ہے۔ صنعتی کارخانوں میں سرمایہ کی ضروریات پوری کرنے کے لئے پاکستان صنعتی قرضہ و سرمایہ کاری کی کارپوریشن اور پاکستان صنعتی ترقیاتی بنک کو خصوصی فنڈز مہیا کئے گئے ہیں۔ یہ ادارے مشرقی پاکستان میں صنعتی کارخانوں سے واجب الادا قرضہ کی قسطوں پر نظر ثانی کرنے پر رضامند ہو چکے ہیں۔ زرعی کاموں کے لئے امداد فراہم کرنے کی غرض سے پاکستان زرعی ترقیاتی بنک کو قرضہ کی ایک خصوصی مد دی جا چکی ہے۔ سرکاری ایجنسیاں پٹ سن کے کارخانوں کو خام پٹ سن اور آٹے کی ملوں کو گندم بطور قرضہ فراہم کر رہی ہیں۔ قرضہ کی ادائیگیوں کے التوا اور ٹیکسوں کے حسابات کو بعد ازاں جمع کرنے کے سلسلہ میں بھی سہولتیں بہم پہنچائی گئی ہیں۔ مشرقی پاکستان میں استعدادی ٹیکس کے سسٹم پر عملدرآمد ایک سال کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے تاکہ وہ کارخانے جو ناگزیر اسباب کی وجہ سے اپنی استعداد سے کم کام کر رہے ہیں کوئی سزا نہ پائیں۔ زراعت ہماری معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ ملک کی تقریباً نصف آمدنی اسی شعبہ سے حاصل ہوتی ہے اور یہی شعبہ ہے جو بلاواسطہ یا بالواسطہ ملک کی تقریباً ۸۰ فیصد برآمدات کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ حکومت زرعی پیداوار اور روزگار کے مواقع میں حوصلہ افزائی کے لئے متعدد اقدامات کر رہی ہے۔ کھاد کے استعمال میں رعایت اب بھی دی جا رہی ہے۔ سرکاری شعبہ کے اداروں کی وساطت سے مشرقی پاکستان میں بیس ہزار ٹیوب ویل نصب کرنے کے ایک پروگرام پر عمل ہو رہا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ موسم سرما میں آب پاشی کے لئے سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ مغربی پاکستان میں نجی کاشتکار ٹیوب ویل لگانے میں انتہائی مستعد ہیں۔ تاہم نئے ٹیوب ویلوں کی تنصیب کی شرح میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ کیونکہ برقی ٹیوب ویلوں کے لئے برقی قوت مہیا کرنے میں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ حکومت نے دریائی اور سیلابی علاقوں میں ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے لئے خاص رعایت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

حکومت برآمدات کے فروغ کے لئے اعلیٰ ترجیحی سلوک جاری رکھے گی صنعتی سرمایہ کاری کی نئی جدول کے بنیادی پروگرام میں نئی سرمایہ کاری کا بڑا حصہ برآمدی صنعتوں کے لئے مخصوص رکھا گیا ہے۔ آئندہ تین سالوں کے دوران میں برآمدات میں ۵۰ کروڑ روپے کے اضافہ کے لئے ایک ٹھوس پروگرام مرتب کیا جا رہا ہے۔ نئی حکمت عملی کے تحت ان چند منتخب اشیاء پر زیادہ توجہ دی جائے گی۔ جن کے سلسلہ میں پاکستان کی نسبتاً بہتر صورت کو تسلیم کیا گیا ہے لیکن جن کے لئے ایسی حالت میں، جب کہ عالمی تجارت میں ہمارے ملک کا حصہ بہت کم ہے ایک وسیع ممکنہ منڈی مہیا ہو سکتی ہے ایک اعلیٰ اختیاراتی بورڈ ان اشیاء پر اپنی توجہ مرکوز کرے گا یہ بورڈ انتظامی کارروائی کے طویل مرحلوں کو مختصر کر کے جلد اور بروقت فیصلہ کرے گا۔

فیصلہ کیا گیا ہے کہ دو کروڑ روپے کے ابتدائی سرمایہ سے پاکستان کے اسٹیٹ بنک میں ایکسپورٹ کریڈٹ فنڈ قائم کیا جائے یہ فنڈ برآمدی تجارت کے ان شعبوں کی ضروریات پوری کرے گا جہاں درمیانہ مدت اور طویل مدت کے برآمدی قرضہ کا مہیا کیا جانا فروخت کے لئے عموماً ایک لازمی شرط ہوتی ہے مثلاً اشیائے سرمایہ کے معاملہ میں یہ فنڈ برآمدی درآمدی بنک کی بنیادی حیثیت رکھے گا جو ہم آئندہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جہاں تک شپمنٹ سے پہلے قرضوں کا تعلق ہے ہماری تجویز ہے کہ دوبارہ مالیات کی سہولتیں بنک کی شرح سے کم شرح سود پر مہیا کی جائیں اور سود میں شرح کی اس رعایت میں بنک اور برآمد کنندگان مساوی طور پر شریک ہوں مجھے یقین ہے کہ ہم خاصی تیزی سے اپنی برآمدات بڑھا سکتے ہیں۔ میں ملک کے ہر تاجر اور برآمد کنندہ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس پروگرام میں حصہ لے اور اس کی کامیابی کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔

برآمدات کے علاوہ پاکستان وطن کی جانب ترسیل زر کی سکیم کے تحت غیر ممالک میں کام کرنے والے پاکستانی باشندوں کی طرف سے بھیجی جانے والی رقوم سے معقول زرمبادلہ کما رہا ہے پاکستان اور بھارت سے نسلی تعلق رکھنے والے ایسے بہت سے مسلمان بھی ہیں جو افریقہ میں آباد ہیں اور جو اب پاکستان میں آباد ہونا چاہتے ہیں۔ وہ اپنی پونجی قوم یہاں لا سکتے ہیں جس سے ہمارے غیر ممالک سے سرمایہ کاری کے لئے قابل زرمبادلہ کی آمدنی میں اضافہ ہو گا۔ اب یہ تجویز ہے کہ پاکستان میں ایسے اشخاص کی آمد اور تبدیل وطن پر مارچ ۱۹۶۸ء میں جو پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔ ان میں سے کچھ نرم کر دی جائیں پاکستانی شہریت کے حصول کے لئے جو کم سے کم رقم منتقل کرنے کی شرط رکھی گئی تھی اس میں کمی کی جا رہی ہے انہیں اس کی بھی اجازت دی جائے گی کہ ابتدا میں مطلوبہ رقم کا نصف حصہ لے کر آئیں اور بقیہ حصہ چار یا پانچ قسطوں میں منتقل کریں۔ چنانچہ جو اشخاص تبدیلی وطن کر کے یہاں آنا چاہتے ہیں ان کی مالی حیثیت جانچنے اور انہیں امیگریشن ویزا دینے کے لئے متعلقہ ملکوں میں پاکستانی سفارت خانوں کو ضروری اختیارات تفویض کئے جائیں گے تبدیلی وطن کر کے یہاں آنے کے خواہش مند لوگوں کو وہی سہولتیں دی جائیں گی جو پاکستانی شہریوں کو حاصل ہیں۔ ان کے لئے یہ ضروری ہو گا کہ بنک کے حسب معمول ذرائع سے وہ اپنی رقوم یہاں لائیں اور ترسیل زر پر انہیں اس طرح ۵۰ فی صد بونس دیا جائے گا جس طرح ان پاکستانیوں کو دیا جاتا ہے جو غیر ممالک سے اپنی بچتیں یہاں بھیجتے ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ وہ صنعتی سرمایہ کاری کے جدول کے مطابق جس کا اعلان حال ہی میں کیا گیا ہے۔ سرمایہ لگانے کی غرض سے اپنی رقوم صنعتی مشینوں کی صورت میں لا سکتے ہیں۔

ہمارے وسائل میں غیر متوقع کمی کا جو اثر سال رواں کے ترقیاتی پروگرام پر پڑا اس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ قومی اقتصادی کونسل نے ۷۲-۱۹۷۱ء کے لئے ۵۵۰ کروڑ روپے کے ایک ترقیاتی پروگرام کی منظوری دی ہے۔ یہ پروگرام ملک کے مالی وسائل کے حقیقت پسندانہ جائزہ کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے اور یہ استحکام اور دانشمندی کی ضرورت کی پوری عکاسی کرتا ہے یہ ترقیاتی پروگرام ۴۲۵ کروڑ روپے کے اس پروگرام سے تھوڑا سا زیادہ ہے جس پر رواں مالی سال میں عملدرآمد کیا گیا۔ یہ ترقیاتی پروگرام بدلتے ہوئے حالات کی روشنی میں ترجیحات کی بہتر درجہ بندی کی بنیاد پر بنایا گیا ہے اس میں سارے لازمی اور پیداواری منصوبوں کو تحفظ دینے اور زیادہ روزگار مہیا کرنے والے پروگراموں پر توجہ مرکوز کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے وسائل پر دباؤ کے باوجود کم ترقی یافتہ علاقوں کے لئے مختص کی جانے والی رقوم میں اضافہ کیا گیا ہے ۷۲-۱۹۷۱ء کے لئے ۵۵۰ کروڑ روپے کے کل پروگرام میں سے ۲۶۹ کروڑ روپے مشرقی پاکستان میں خرچ کئے جائیں گے (اس میں سیلابوں پر قابو پانے کے لئے ۲۰ کروڑ روپے اور طوفان زدہ علاقوں کی تعمیر نو کے لئے ۱۰ کروڑ روپے شامل ہیں) اور ۲۸۱ کروڑ روپے مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کے لئے خرچ کئے جائیں گے (اس میں طاس سندھ منصوبہ کے لئے ۱۰ کروڑ روپے شامل ہیں)۔ "

اخبار الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ مرکزی وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۴۵۶

میں آمنہ بیگم بیوہ حکیم محمد نبی صاحب قوم راجپوت جالپ پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۰-۹-۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

حق مہر وصول شدہ ۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ: آمنہ بیگم والدہ ظفر اقبال صاحب محلہ دارالرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد: ایم عبدالحق ٹھیکیدار غلہ منڈی ربوہ۔

گواہ شد: اقبال محمد بھٹی غلہ منڈی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۴۵۷

میں اللہ جوائی زوجہ بشیر محمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لالیاں ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۰-۵-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

حق مہر وصول شدہ ۳۲۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ پانچ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ: اللہ جوائی وارڈ نمبر ۳ نزد احمدیہ مسجد لالیاں۔

گواہ شد: محمد شریف ریٹائرڈ لالیاں

گواہ شد: غلام محمد سیکرٹری مال۔ لالیاں۔

مسل نمبر ۲۰۴۵۸

میں امتہ الوحید زوجہ صاحبزادہ محمد فاضل لطیف صاحب قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۱-۳-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۳۰۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی مالیتی ۱۶۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر منظور فرمائی جائے

الامتہ: امتہ الوحید ربوہ

گواہ شد: صاحبزادہ محمد طیب لطیف ربوہ

گواہ شد: صاحبزادہ محمد فاضل لطیف (خاوند موصیہ) ربوہ

مسل نمبر ۲۰۴۵۹

میں خواجہ رشید احمد ولد میاں غلام احمد صاحب قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن حال حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۱-۴-۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد اس وقت ۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کا مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد: خواجہ رشید احمد معرفت رشید ٹریڈرز غلہ منڈی حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد: غلام احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حافظ آباد

گواہ شد: غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد

مسل نمبر ۲۰۴۶۰

میں عائشہ بی بی زوجہ محمد شریف صاحب قوم لیوٹے جٹ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۱-۴-۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی سوا تولہ مالیتی - ۲۱۹ روپے

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: عائشہ بی بی محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد: محمد شریف ربوہ

گواہ شد: محمد کریم ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۴۶۱

میں مسعود خالد ولد محمد نذیر صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن سنگوئی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۱-۴-۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت دس روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: مسعود خالد فضل سوسٹل ایم اے فائنل تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔

گواہ شد: بشارت الرحمن ریڈر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گواہ شد: محمد اسلم لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

مسل نمبر ۲۰۴۶۲

میں محمود احمد ولد میاں عبدالحمید صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۱-۵-۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۴۶ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمود احمد معرفت حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال محلہ دارالیمن ربوہ۔

گواہ شد: حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال ربوہ

گواہ شد: محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ

مسل نمبر ۲۰۴۶۳

میں عائشہ بی بی زوجہ محمد شریف صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۰-۷-۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۲۰۰ روپے

۲۔ مشین سلائی مالیتی ۱۰۰ روپے

۳۔ زیورات طلائی ۹ ماشہ مالیتی ۱۲۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵ روپیہ ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ: عائشہ بی بی کوارٹر نمبر ۵۷ تحریک جدید ربوہ۔

گواہ شد: عبدالرحمن محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ

گواہ شد: محمد شریف خاوند موصیہ ربوہ۔

کرایہ کیلئے خالی ہے

لائل پور شہر بھوانہ بازار گلی نمبر ۱ کے کونے پر ایک فلیٹ کرایہ کے لئے خالی ہے جس میں دو رہائشی کمرے اور دو دکانیں ہیں۔ فلیٹ بالکل نیا صاف ستھرا اور نہایت موزوں جگہ پر ہے اگر کوئی احمدی حکیم یا لیڈی ڈاکٹر لینا چاہیں تو کام چل جانے کی کافی گنجائش ہے کیونکہ بہت اچھا اڈا ہے ضرورت مند دوست جگہ دیکھ کر مندرجہ ذیل پتہ پر کرایہ کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔

ملک بشیر احمد۔ بھوانہ بازار

پبلک پیپر اینڈ بک ایجنسی۔ لائل پور شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

(حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

اس سال لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۸-۹ اور ۱۰؍اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار منعقد ہوگا۔ تمام لجنات اپنی سالانہ رپورٹیں ۱۵؍ستمبر تک بھجوا دیں۔ نیز اجتماع کے موقع پر جو شوریٰ منعقد کی جاتی ہے اس کے لئے تجاویز ۳۰؍اگست تک پہنچ جانی چاہئیں۔ لیٹ آنے والی تجاویز ایجنڈا میں شامل نہ کی جاسکیں گی۔ اجتماع کا چندہ اور ممبری کا بقایا جن ممبرات کے ذمہ ہے وہ بھی جلد وصول کر کے بھجوائیں ابھی تک بجٹ پورا ہونے میں بہت کمی ہے اس سال اجتماع اکتوبر کی ابتدائی تاریخوں میں ہونے کی وجہ سے بجٹ جلدی چھپوانا ہے۔ اجتماع کے مقابلوں کے عنوان سالانہ رپورٹ میں شائع کر دیئے گئے ہیں۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

صف چہارم کے متعلق ضروری ارشاد

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"چوتھا دفتر یا زمرہ ان لوگوں کا ہوگا جو پانچسو روپے سے کم رقم ادا کریں گے ان سے وعدہ نہیں لیا جائے گا۔ وہ براہ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں رقم جمع کرائیں گے۔"

امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ یہ اہتمام کریں کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہ جائے جو اس مبارک تحریک میں جو اللہ تعالیٰ کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے کی گئی ہے شامل نہ ہوا ہو۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

مجالس انصار اللہ ضلع لائلپور کا تربیتی اجتماع

مجالس انصار اللہ ضلع لائلپور کے لئے اعلان ہے کہ اُن کا تربیتی اجتماع مورخہ ۱۲؍وفا/جولائی بروز جمعہ مسجد احمدیہ لائل پور میں منعقد ہو رہا ہے۔ صدر محترم کی منظوری سے اس اجتماع میں پانچ قائدین کا ایک وفد شمولیت کر رہا ہے۔ ضلع لائلپور کے تمام انصار کو چاہیئے کہ اس بابرکت اجتماع میں شامل ہو کر مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

ناظم انصار اللہ ضلع جہلم کا تقرر

حضرت صدر محترم نے مکرم و محترم سید بشیر احمد صاحب ایم۔اے کا انتخاب بطور ناظم انصار اللہ ضلع جہلم ۳۱؍فتح/دسمبر ۱۹۷۳ء تک کے لئے منظور فرمایا ہے۔ جملہ مجالس انصار اللہ ضلع جہلم کے زعماء انصار اللہ اور اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ محترم ناظم صاحب انصار اللہ سے تعاون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ناصرات الاحمدیہ کا امتحان — لجنات بیرون ربوہ کی عہدیداران ناصرات نوٹ فرمالیں کہ ناصرات الاحمدیہ کا سال رواں کا دوسرا امتحان مورخہ ۱۵؍اگست ۱۹۷۱ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ تعطیلات کے دوران بچیوں کو اچھی طرح تیاری کروائی جائے اور مرکز کو اطلاع بھیجیں کہ آپ کو کتنے پرچے درکار ہیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

طلبہ و طالبات فضل عمر درس القرآن کلاس کیلئے ضروری اعلان

انشاء اللہ العزیز مورخہ ۵؍وفا/جولائی بروز پیر صبح مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فضل عمر درس القرآن کلاس کا افتتاح فرمائیں گے۔ سب طلبہ و طالبات کے لئے لازمی ہے کہ وہ ۴؍جولائی کی شام تک بہر حال ربوہ پہنچ جائیں اور افتتاح میں شریک ہوں۔ طالبات کے قیام و طعام اور نگرانی کے جملہ انتظامات حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا فرمائیں گی۔ تمام طلبہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ساتھ قرآن مجید، حدیقۃ الصالحین اور دو کاپیاں اور پنسل و قلم لائیں۔ موسم کے مناسب بستر بھی لانا چاہیئے۔ طلبہ کا قیام و طعام کا انتظام دارالضیافت میں ہوگا۔

ہر طالب علم کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنے امیر، صدر یا مربی سلسلہ کی طرف سے تصدیق لائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن) ربوہ)

سوانح حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحبؓ مجاہد ایران

مجاہد ایران حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحب رضی اللہ عنہ کے سوانح زیر ترتیب ہیں۔ جس دوست کو بھی ان کے متعلق کوئی امر قابل ذکر معلوم ہو براہ کرم جلد از جلد خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ اور اگر کسی کے پاس ان کا کوئی مکتوب ہو تو اس کی نقل بھی عطا فرمائیں۔

(ملک صلاح الدین
مؤلف اصحاب احمد۔ قادیان)

ضرورت ہے

جامعہ احمدیہ کے طلباء کو اردو پڑھانے کے لئے ایک استاد کی فوری ضرورت ہے مرکز میں خدمت دین کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں امیر جماعت یا صدر صاحب کی سفارش اور حسب ضرورت کوائف کے ساتھ دفتر ھذا میں ارسال کر دیں۔ قابلیت۔ عمر۔ تجربہ

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

پنجاب کے بجٹ میں ۴ کروڑ ۲۵ لاکھ روپے کے نئے ٹیکس [illegible]

لاہور یکم جولائی۔ گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل محمد عتیق الرحمن نے کل آئندہ مالی سال کے [illegible] بجٹ پیش کر دیا ہے جس میں محاصل سے ایک ارب گیارہ کروڑ روپے کی آمدنی کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ [illegible] بجٹ میں ترقیاتی سکیموں کے لئے خطیر رقوم مختص کی گئی ہیں سب سے زیادہ رقم تعلیم کی مد پر خرچ کی جائے گی۔ اس مقصد کے لئے ۳۰ کروڑ ۷۰ لاکھ روپے صرف کئے جائیں گے۔ ترقیاتی مصارف کو پورا کرنے کے لئے صوبے میں ۴ کروڑ ۲۵ لاکھ روپے کے نئے ٹیکس بھی لگائے گئے ہیں۔

بعض ٹیکسوں کی تفصیل یہ ہے:۔ سینما کے ایک روپے سے زائد کے [illegible] پر تفریحی ٹیکس پچاس فیصد سے بڑھا کر [illegible] کر دیا گیا ہے۔ بجلی پر محصول کی شرح [illegible] صنعتی شعبہ میں نصف پیسہ فی یونٹ سے [illegible] کر ڈیڑھ پیسہ فی یونٹ اور گھریلو صارفین کیلئے دو پیسہ فی یونٹ سے بڑھا کر ڈھائی پیسہ فی یونٹ کر دی گئی ہے۔ دیسی اور غیر ملکی شراب فروخت کرنے کے لائسنس کی فیس میں ۱۵ فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے اور ملک میں تیار ہونے والی بیئر [illegible] اور دوسری شراب پر ڈیوٹی میں ڈیڑھ سو فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔ صنعتی مقاصد کے لئے استعمال [illegible] فی گیلن ڈیوٹی عائد [illegible]

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
195/A دھانٹ ہاؤس مظفر گڑھ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷